جلد ۲ | مورخہ ۳۔ ستمبر سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۱۱۔ شوال سنہ ۱۳۳۲ھ ہجری | نمبر ۳۴

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت صاحبزادہ عالیمقامؒ کل ناساز تھی۔ مگر آج آرام ہے۔ اور اہل بیت مسیح موعودؑ میں خیریت ہے۔

۲۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب اور میاں عبدالحی و عبدالسلام صاحبان بخیریت بمبئی سے واپس آگئے ہیں۔

۳۔ ڈاکخانہ میں بابو الٰہ بخش صاحب سب پوسٹماسٹر کا سلوک پبلک سے خوش آئند معلوم ہوتا ہے۔ الفضل ہفتہ میں تین بار نکلتا ہے۔ اس کو بروقت پہنچانے میں انھوں نے اپنی جائز ہمدردی ہمارے ساتھ رکھی ہے۔ ان کے کلرک شیخ محمد عبدالواحد بھی شریفانہ سلوک رکھتے ہیں۔

۴۔ یکم ستمبر کو مولوی شیر علی صاحب چوہدری فضل احمد خاں صاحب۔ شیخ محمد یوسف صاحب۔ شیخ محمود احمد صاحب قاضی اکمل صاحب۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی شیخ نور احمد صاحب کو سفر گورداسپور پیش آیا۔

(ب) رستہ میں نمبر ۲ دھجانوں کا گاؤں) کے قریب ایک عورت کی لاش تھی۔ جس کی نسبت بیان کیا جاتا تھا۔ کہ افیون کھا کر خودکشی کر لی ہے۔

(ج) سٹھیالی جہاں سے ایک نہر کی دو نہریں بنتی ہیں۔ وہاں ایک اپنے بھائی سید ولایت شاہ جو ملازم تھے اسے ملاقات ہوئی ہے۔

تازہ خبریں

لنڈن ۲۸۔ اگست۔ ہیلی گولینڈ کے نزدیک برطانوی بیڑہ نے تین جرمن کروزروں اور دو تباہ کن کشتیوں کو غرق کر دیا۔ برطانیہ کا کوئی جہاز غرق نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۸۔ اگست۔ آج ہیلی گولینڈ میں جرمنوں کے خلاف برطانیہ کے بیڑہ نے متفقہ کارروائی کی۔ جنگی کروزر اور آبدوز کشتیوں نے جرمن کی تباہ کن کشتیوں کو جو ساحل کی حفاظت پر متعین تھیں۔ راستہ میں جا لیا۔ اور حملہ کر دیا۔ تباہ کن کشتیوں نے دشمن کی تباہ کن کشتیوں کو سختی کے ساتھ مصروف بیکار رکھا۔ تمام انگریزی جہاز باقاعدگی اور ترتیب کے ساتھ واپس آگئے۔ دو جرمن تباہ کن کشتیوں کو تباہ کر دیا گیا۔ اور بہت سی کشتیوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ کروزر دشمن کے کروزروں کے ساتھ مصروف رہے۔ پہلے لائٹ کروزر سکوئیڈرن نے "مینز" کو اور پہلے جنگی کروزر سکوئیڈرن نے "کولن" دضع کے کروزر کو غرق کر دیا ایک اور کروزر کہر میں غائب ہو گیا جسے آگ لگ گئی اور آخر وہ ڈوب گیا۔ برٹش لائٹ کروزر "امی تھیسٹ" اور تباہ کن کشتی لیرٹش کو نقصان پہنچا۔ انگریزی نقصان بہت زیادہ نہیں تھا۔

لنڈن ۲۸۔ اگست۔ جرمنوں نے بلجی کانگو (مغربی افریقہ) کے مشرقی حصہ پر حملہ کیا ہے۔ بلجی سپاہ نے برطانیہ کے ساتھ ملکر مدافعتی کارروائی اختیار کی۔

لارڈ کچنر کی نئی فوج کے لئے جس کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔ نہایت سرگرمی کے ساتھ بھرتی جاری ہے۔

(باہتمام منشی غلام رسول منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کیلئے شائع ہوا)

۲۸ - اگست - روماتوف کی جنگ میں روسیوں کو فتح حاصل ہوئی - اور اب وہ لمبرگ (آسٹریا) سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہیں -

لنڈن ۲۸ - اگست روسیوں نے کونگزبرگ (جرمنی) کے مشہور قلعہ کا کامل طور پر محاصرہ کرلیا ہے -

ہندوستانی سپاہ :۔ (لنڈن ۲۸ - اگست) ہندوستانی سپاہ کی روانگی کے متعلق مارکوئس آف کریو نے اپنی تقریر میں اس کی اولوالعزمی اور اعلیٰ تربیت کا ذکر کرتے ہوئے اسے قدیم تعلیم کا علمبردار قرار دیا - اور فرمایا - کہ ہندوستانی رعایا کا اس طرح ہمارا ہاتھ بٹانے کی خواہش اس سے کچھ کم قابل شکریہ نہیں ہے جس کا خود مختار مقبوضات کی طرف سے اظہار کیا گیا ہے - ہندوستان میں اس قدر فوج نہیں ہے - کہ اس کا ذخیرہ ختم نہ ہو سکے - لیکن وہاں کسی قسم کی بیرونی دستبرد کا اندیشہ نہیں ہے - اور ہندوستان کی سرحدی حفاظت کا کافی طور پر انتظام کر لیا گیا ہے -

لنڈن ۲۹ - اگست - ہندوستانی سپاہ کو میدان جنگ میں لانے کے فیصلہ کا اخبارات اور پبلک نے نہایت جوش سے خیر مقدم کیا ہے - کیونکہ ظاہری طور پر سلطنت کے اتحاد کا یہ شاندار ثبوت ہے -

لنڈن ۲۹ - اگست - لارڈ کچنر نے اعلان کیا - کہ انگلستان کی کمک کے علاوہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ ہماری فرانسیسی فوج میں ہندوستان کے دو ڈویژن اور رسالے اضافہ کئے جائیں - (چیرز) جن میں سے پہلا ڈویژن روانہ بھی ہو آیا ہے یہ بھی کہا - کہ فرانس میں ضائع ہونے والی فوج کی کمی سرعت کے ساتھ پوری کی جا رہی ہے -

فرانسیسی - برطانیوں اور مانٹنگرویوں نے کٹارو (بحیرۂ اڈریاٹک) پر گولہ باری کی - اور چھ گھنٹوں میں دو قلعے برباد کر دیئے -

لنڈن ۳۰ - اگست - مونز اور کمبرلے میں برٹش سپاہ کی بہادرانہ مقاومت کی شہادت مل رہی ہے - اس کے مقابلہ میں جرمنی سپاہ نے بے انتہا نقصان اٹھایا ہے - لارڈ کچنر نے اعلان کیا ہے کہ ۲۳ سے ۲۶ - اگست تک ہلاک ۵ اور ۶ ہزار کے درمیان نقصان ہوا اور جرمنی سپاہ نے تو بدرجہا زیادہ نقصان اٹھایا ہے -

۲۸ - اگست کو برطانوی رسالہ کے بریگیڈ کی جو بریگیڈیر جنرل سر فلپ چیٹوڈ کے زیر کمان تھا - جرمن رسالہ کے ساتھ شدید جنگ ہوئی -

۲۶ - اگست کی لڑائی میں برطانوی سپاہ نے دشمن کی بیشمار سپاہ کا جم کر مقابلہ کیا اور وہ خوش سلیقگی سے دشمن کی ہولناک گولہ باری سے صاف بچ کر نکل گئے کوئی توپ بجز ان توپوں کے جن کے گھوڑے مر گئے تھے - یا شیل کے گولوں سے ٹکڑے ہو گئے تھے - ضائع نہیں ہوئی - جرمنوں نے کھلے میدان میں اپنے حملوں میں بہت سا نقصان اٹھایا -

۲۶ - اگست لنڈر لیبز میں جرمن پیدل فوج کا ایک بریگیڈ ایک تنگ گلی میں آگے بڑھا - ہماری مشین گنوں نے ان کو اپنا نشانہ بنایا - اور فوج کے اگلے حصہ کا صفایا کر دیا - اس پر خوفناک ابتری پھیل گئی - اندازہ لگایا گیا ہے - کہ ۸۰۰ یا ۹۰۰ جرمن صرف اس گلی میں مقتول اور مجروح پائے گئے ◆

لنڈن ۲۹ - اگست - صیغہ بحری نے اعلان کیا ہے - کہ ہر میجسٹی کا کروزر لیورپول ۹ جرمن افسروں اور ۱۸ سپاہیوں کے ساتھ جس میں بہت سے زخمی ہیں واپس آرہا ہے -

جرمن اس بات کو تسلیم کرتے ہیں - کہ برطانویوں نے تین کروزروں - یعنی میسرز "ایریادون" "کولن" اور ایک تباہ کن کشتی کو غرق کر دیا ہے - تباہ کن کشتیوں کے دستہ کا کمانڈر ہلاک ہو گیا ◆

انٹورپ ۲۹ - اگست - جرمن سپاہ سے لدی ہوئی ۱۶۰ ریل گاڑیاں کل رات جنوبی مغربی حصہ کو جا رہی تھیں جن میں ایک جیش معہ کل ساز و سامان سوار ہے - اس نقل و حرکت کی بدیہی وجہ روسی فوج کی فوری پیشقدمی ہے ◆

سرکاری محکمۂ اخبارات نے اعلان کیا ہے - کہ ہیگولینڈ کی بحری لڑائی میں برطانوی نقصان کی تعداد ۲۹ مقتول (جن میں ۲ لفٹنٹ شامل ہیں) اور ۲۵ مجروح ہے ◆

لنڈن ۲۹ - اگست - ایلڈر ڈیمپسٹر کمپنی کا جہاز "ٹیما نگا" ٹینریف (شمالی مغربی افریقہ) کے جنوب میں پکڑ لیا گیا - یا غرق کر دیا گیا ہے - اسی طرح نیوزی لینڈ کے جہاز "دیپارہ" کے بحر ظلمات کے جنوبی حصہ میں غرق ہونیکی خبر آئی ہے

لنڈن ۲۹ - اگست - نارتھ شیلڈز اور ایبرڈین کے ماہی گیر جہاز جب وہ سمندر کو سرنگوں سے پاک کر رہے تھے غرق کر دیئے گئے - پانچ آدمیوں کا پتہ نہیں ملا - اور دو زخمی ہوئے ◆ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ اب تک ۲۲۶ جرمن اور آسٹری جہاز بطور مال غنیمت گرفتار کئے گئے ہیں ◆

بلجیم کی سپاہ سے شکست کھانے کے بعد جرمنوں نے مقام لووین کو جلا کر تودۂ خاک بنا دیا ◆

اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے - کہ روسیوں نے مشرقی پروشیا میں ایک سو توپیں جرمنوں سے چھین لی ہیں ◆

تازہ ترین خبریں

لنڈن ۳۱ - اگست - نواح پیرس کے ہزارہا مکانات قلعہ کی توپوں کے لئے راستہ بنانے کی غرض سے اڑائے جا رہے ہیں -

خبر آئی ہے - کہ مقام باپوم میں جو ایمینز سے ۲۵ میل شمال کی طرف واقعہ ہے - لڑائی ہو رہی ہے - (یہ دو مقام فرانس میں ہیں) اور ایمینز پیرس سے ۷۰ - ۷۵ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے -

لنڈن ۳۱ - اگست - متحدہ سپاہ پیچھے ہٹ کر اب اس خط مدافعت پر آگئی ہے جو دریائے سوم کے دہانہ سے اندر لافیر اور لیون کے قلعوں سے گذرتا ہوا مشرق کی طرف میزیریز تک پہنچتا ہے متحدہ سپاہ کا جدید خط مدافعت سابقہ خطوط سے بہت زیادہ مستحکم ہے

کلکتہ کے میسرز روڈا اینڈ کمپنی کی دکان سے حال میں ۵۰ پیٹیاں اور ۴۶ ہزار کارتوس چرائے گئے تھے - اور اس کے ساتھ ہی کمپنی کا ایک بنگالی ملازم بھی بھاگ گیا تھا - ۳۱ - اگست کو محکمہ تفتیش جرائم کے آدمیوں نے غالباً اس سرقہ کے متعلق ۱۲ مکانات کی تلاشی لی - اور چار بنگالی نوجوانوں کو گرفتار کیا ◆

۱۴ - اگست کی ولائتی ڈاک کا جہاز جو لنڈن سے اسی تاریخ کو روانہ ہوا - جمعہ آئندہ کی صبح کو بمبئی میں پہنچے گا -

لنڈن ۳۰ - اگست - گورنر نیوزیلینڈ نے ہفتہ کے روز جو بحری مہم جزیرہ سیموآ کی طرف بھیجی تھی - اس نے آپیا پر قبضہ کر لیا ہے (جزیرہ سموآ آسٹریلیا کے مشرق کی طرف دو سمندر میں واقعہ ہے - اور جرمنی کے قبضہ میں ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان ۔ دارالامان ۔ ۳ ۔ ستمبر ۱۹۱۴ء

مولوی محمد علی صاحب کے عقائد جو مسیح موعود کے عقائد کے برخلاف ہیں!

"میرے عقائد" کے عنوان سے ایک مضمون پیغام لاہور میں کتابی صورت لے کر شائع ہوا ہے۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنے عقائد بیان کئے ہیں۔ مولوی موصوف کو اگر خود مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو پھر وہ جو چاہیں۔ عقائد رکھیں۔ آزادی کا زمانہ ہے۔ ان کو کون روک سکتا ہے۔ ان کے ایک دوسرے ہمخیال ایم۔ اے۔ تو قرآن مجید کی اطاعت سے بھی سبکدوش ہو گئے ہیں۔ یہ تو ابھی اس راہ کی پہلی منزل میں ہیں۔ یعنی خلافت کے منکر ہیں۔ اور پھر نبوت مسیح موعود کے۔ اب رسول اللہ صلعم کا انکار اور ان کو امتی سمجھنا تیسری منزل ہے۔

لیکن اگر انہیں یہ دعویٰ نہیں۔ یا اس کے اظہار کی جرأت نہیں۔ تو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو عقائد انھوں نے ظاہر کئے ہیں۔ ان کا اکثر حصہ مسیح موعود کی صاف اور بیّن تحریروں کے خلاف ہے۔ میں اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتا صرف ان کا عقیدہ لکھ کر اس کے ساتھ ہی مسیح موعود کی تحریروں کی نقل دیدیتا ہوں۔ اور انصاف ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

مولوی محمد علی کا عقیدہ نمبر ۱

(منقول از میرے عقائد صفحہ ۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام شرعی اصطلاح میں نبی اور رسول نہ تھے۔ بلکہ ان الفاظ کے لغوی معنوں کی رُو سے نبی اور رسول تھے۔ یعنی نبی اس لئے کہ آپ اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہوتے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ آپ پر غیب کے اخبار ظاہر کرتا تھا۔ رسول اس لئے کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے مامور کر کے اصلاح کیلئے بھیجا تھا۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات

پہلا حوالہ۔ (منقول از الوصیت صفحہ ۱۱)

"اور جب کہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے الفاظ میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے"۔

دُوسرا حوالہ۔

"جس چیز کا نام تم مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہو۔ میں اس کی کثرت کا نام بحکم خداوندی نبوت رکھتا ہوں"۔

ان دو حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ جیسے آپ لغوی۔ لغوی کہتے ہیں شرعی اصطلاح میں بھی وہ نبی کہلاتا ہے۔ کیونکہ یہ حکم خداوندی اور اس پر کل نبیوں کا اتفاق ہے۔

مولوی محمد علی کا عقیدہ نمبر ۲

(منقول از میرے عقائد صفحہ ۲)

"آپ ان معنوں میں نبی اور رسول تھے۔ جن معنوں میں اس اُمّت کے دوسرے مجدد بھی نبی اور رسول کہلا سکتے ہیں"۔

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

پہلا حوالہ۔ (منقول از تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

"جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں۔ اور آپ کے خلفاء مثیل انبیاء بنی اسرائیل ہیں۔ تو پھر کیا وجہ کہ مسیح موعود کا نام احادیث میں نبی کر کے پکارا گیا ہے۔ مگر دوسرے تمام خلفاء کو یہ نام نہیں دیا گیا۔ سو میں نے اس کو یہ جواب دیا۔ کہ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تھا۔ اس لئے اگر تمام خلفاء کو نبی کے نام سے پکارا جاتا۔ تو امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا۔ اور اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا۔ تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا۔ کیونکہ موسیٰ کے خلفاء نبی ہیں۔ اس لئے حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا۔ کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوت بھیجا جائے اور ان کا نام نبی نہ رکھا جائے۔ اور یہ مرتبہ ان کو نہ دیا جائے۔ تا ختم نبوت پر یہ نشان ہو۔ پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے۔ تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ہو جائے"۔

دُوسرا حوالہ۔ (منقول از حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

"اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمّت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں"۔

مولوی محمد علی کا عقیدہ نمبر ۳

(منقول از میرے عقائد صفحہ ۲)

"میں حقیقی نبوت کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم یقین کرتا ہوں۔ آپ کے بعد نہ کوئی پرانا نبی واپس آئیگا۔ نہ کوئی نیا ہی مبعوث ہوگا"۔

حضرت اقدس کے ارشادات

آپ کے ان الفاظ سے طالب حق دھوکہ میں پڑ سکتا ہے۔ اس لئے تشریح بھی سن لیجئے۔ حقیقی نبوت کیا ہے۔ دیکھو (الحکم نمبر ۲۹ جلد ۳۔ ۱۷۔ اگست ۱۸۹۹ء)

پہلا حوالہ۔

"اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے۔ جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے"۔

دُوسرا حوالہ۔ اسی طرح آپ کے بعد نبی بھی آسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶۔

ذکر نبذ من عقائدنا × × × ونؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ربی من فیضہ واظہرہ وعدہ۔

ترجمہ۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ سیدنا محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ سوا اس شخص کے جو آپ کے فیض سے پرورش یافتہ اور آپ کے وعدہ کے موافق ظاہر ہو۔

تیسرا حوالہ۔ پھر فرماتے ہیں۔ نعتقد بانہ لا نبی بعدہ الا الذی ہو من اُمّتہ ومن اکمل اتباعہ۔

ترجمہ۔ اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوا اس کے جو آپ کی امت سے ہو۔ اور آپ کا پورا پورا پیرو ہو۔

چوتھا حوالہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

"اور بجز اس کے رسول اللہ محمد کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے۔ جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"

پانچواں حوالہ

(ایک غلطی کا ازالہ)

"رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا"۔

چھٹا حوالہ

(منقول از بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ × × × ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لئے ہم نبی ہیں"۔

معلوم نہیں ان حوالوں کی موجودگی میں آپ صرف لغوی معنوں کا حیلہ کیوں بناتے ہیں۔ جن کا عند الشرع کچھ اعتبار نہ ہو۔

مولوی محمد علی کا عقیدہ نمبر ۴

(منقول از میرے عقائد صفحہ ۳)

کہ حضرت مسیح علیہ السلام باوجود حضرت موسیٰ کے خلیفہ ہونے کے فرماتے ہیں۔ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم۔ پس سابقہ امتوں میں ایک عظیم الشان نبی کی امت میں دوسرے نبی بھی اس غرض کے لئے آتے رہے۔ کہ تا متفرق کی نئی تعلیم جس کی ضرورت نئے زمانے میں بدلنے حالات کے ماتحت اس امت کو واقع ہوئی ہو پہنچائے ہیں۔

حضرت اقدس کے ارشادات

ہر حوالہ سے آپ کا منشاء یہ ہے۔ کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جو سابقہ نبی کی شریعت میں سے کچھ منسوخ کرے۔ کوئی نئی تعلیم لائے۔ یا کوئی نیا حکم سنائے چونکہ شریعت کامل ہے۔ اس لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔

پہلا حوالہ۔ اس امر کے ثبوت میں کہ حضرت عیسیٰ کے ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم کہنے سے یہ مراد نہیں کہ آپ نے شریعت موسوی کے کسی حکم کو منسوخ کیا۔ اس آیت کی تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول فرماتے ہیں۔ دیکھو درس قرآن شریف کے نوٹ صفحہ ۶۰)

ولاحل لکم۔ اس آیت کے لئے دیر تک میں فکر میں رہا۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ کہ لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام۔ پس مسیح کیونکر کسی چیز کو حرام یا حلال کہہ سکتے تھے۔ یہ تو خدا کا کام ہے۔ بہت سوچ کے بعد دو امر حل ہوئے۔ ایک تو یہ کہ ان ابراھیم حرم مکۃ۔ کے معنے سب یہی کرتے ہیں بلاتین حرمتھا۔ ابراہیم نے مکہ کی حرمت کو بیان کیا پس اس سے یہ مطلب ہوا کہ عیسیٰ حلال وحرام بیان کرتے ہیں۔ دوسرے معنے یہ ہوئے۔ کہ ہر نبی اپنی قوم کو اعلیٰ معارج پر پہنچانا چاہتا ہے۔ یہودیوں پر ذلت ومسکنت لپیٹ دی گئی تھی۔ ان کے لئے طیبات جو مال غنیمت اور سلطنت کے انعامات کے رنگ میں تھے۔ بوجہ ان کی بد اعمالی کے حرام کر دیئے گئے تھے۔ یعنی وہ ان سے محروم ہو گئے تھے۔ اب عیسیٰ کہتے ہیں۔ کہ میری پیروی کرو۔ یہ سب انعامات جن سے تم محروم ہو۔ تمہارے لئے حلال کر دیں گے۔

دوسرا حوالہ۔ شہادۃ القرآن صفحہ ۴۳

"حضرت موسیٰ ع نبی مرسل تھے۔ اور ان کی توریت بنی اسرائیل کی تعلیم کے لئے کامل تھی۔ اور جس طرح قرآن کریم میں آیت الیوم اکملت لکم ہے اسی طرح توریت میں بھی آیات ہیں۔ جن کا مطلب ہے۔ کہ بنی اسرائیل کو ایک کامل اور جلالی کتاب دی گئی ہے۔ جس کا نام توریت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی توریت کی یہی تعریف ہے۔ لیکن باوجود اس کے توریت کے بعد صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب اس کے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے۔ کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں۔ اور جن کے دلوں میں کچھ شکوک اور دہریت اور بے ایمانی ہو گئی ہو۔ ان کو پھر زندہ ایمان بخشیں۔

اس حوالہ سے آپ کی اس بات کا رد بھی ہو گیا۔ جو آپ نے کہا۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم کی وجہ سے کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

تیسرا حوالہ

"چودہ برس کے عرصہ میں بعد حضرت موسیٰ سے حضرت مسیح تک ہزارہا نبی اور محدث ان میں پیدا ہوئے کہ جو خادموں کی طرح کمربستہ ہو کر توریت کی خدمتیں مصروف رہے چنانچہ ان تمام بیانات پر قرآن شاہد ہے اور بائیبل شہادت دے رہی ہے۔ اور وہ نبی کوئی نئی کتاب نہیں لاتے تھے۔ کوئی نیا دین نہیں سکھاتے تھے۔ صرف توریت کے خادم تھے اور جب بنی اسرائیل میں دہریت اور بے ایمانی اور بدچلنی اور سنگدلی پھیل جاتی تھی۔ تو ایسے وقتوں میں وہ ظہور کرتے تھے"۔

اب فرمایئے۔ آپ کی مانیں یا مسیح موعود ع کی۔ پھر سنو کہ حضرت اقدس نے یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ کسی سابق کا نبی کا تابع دائمی ہونا۔ نبی ہونے کو مانع نہیں۔ ملاحظہ ہو براہین حصہ پنجم۔

"نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا"۔

مولوی محمد علی کا عقیدہ نمبر ۵

میں کسی مسلمان کو محض حضرت مسیح موعود کے انکار کی وجہ سے خارج از اسلام نہیں سمجھتا"۔

حضرت اقدس کے ارشادات

یہ عقیدہ آپ کا تمام اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف ہے۔ کیونکہ مسیح موعود نبی اللہ ہے۔

پہلا حوالہ ÷ جیسا کہ الوصیت میں بھی ہے۔ (دیکھو صفحہ ۱۱-۱۲) اور

دوسرا حوالہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴-۶۵ پر ہے)

"پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔

اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے"۔

(صفحہ ۶۵) "اس سے بھی آخری زمانہ **ایک رسول کا مبعوث ہونا** ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے"÷

اور انبیاء میں سے ایک نبی کے انکار سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آیت پارہ ششم رکوع اوّل سے ظاہر ہے کہ جو اللہ اور نبیوں میں تفریق کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم نے بعض کو مانا بعض سے انکار کیا۔ اولٰئک ھم الکافرون حقا۔ وہ پکے کافر ہیں÷

علاوہ ازیں **تیسرا حوالہ**۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ پر ہے۔

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے"

چوتھا حوالہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹)

"ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے۔ × × × اور کافر منکر ہی کو کہتے ہیں"÷

اور یہ جو آپ نے لکھا ہے۔ کہ" جن مسلمانوں کو آپ کی خبر نہیں پہنچی۔ وہ میرے نزدیک کسی مواخذہ کے نیچے نہیں"۔

اس کے ساتھ میں اتنا ایزاد کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ مسیح موعود کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی یہی عقیدہ ہمارا ہے۔ اور اس کے ساتھ آپ یہ دو حوالے پڑھ لیں۔

پہلا حوالہ۔ (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۹)

"اوّل تو کوئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں لوگ واقف نہ ہوں"۔

دوسرا حوالہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۷)

"اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکوں کے لوگ بے خبر نہیں ہیں"

تیسرا حوالہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۶)

"چند دنوں میں ایک نامی ڈاکو کی بھی بدنامی کے ساتھ تمام دنیا میں شہرت ہو سکتی ہے۔ تو کیا خدا تعالےٰ کے مذہب جس کے ساتھ ہر وقت خدا ہے۔ وہ اس دنیا میں شہرت نہیں پا سکتے۔ اور مخفی رہتے ہیں"

مولوی محمد علی کا عقیدہ نمبر۶ | "حضرت مسیح موعودؑ چونکہ خود خلیفہ ہیں

× × × اس لئے آپ کے بعد خلافت کا سلسلہ نہیں چلتا"۔ (منقول از میرے عقائد صفحہ ۴)

حضرت اقدس کے ارشادات | پہلا حوالہ÷

"اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپے سے کم نہ ہوگی۔ **احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے**۔

اس سے آگے فرماتے ہیں۔

"اور جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں۔ در اصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں۔ جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔ اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا"

اس سے دو باتیں ثابت ہیں۔ ایک تو یہ کہ احمدی سلسلہ کا ایک **پیشرو** ہر زمانہ میں موجود رہیگا۔

دوم یہ کہ سلسلہ احمدیہ اور دوسرے فرقہ ہائے اسلام میں یہ مابہ الامتیاز ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ ہر وقت ایک ایسے امام یعنی پیشرو کے ماتحت ہوتا ہے۔ جو واجب الاطاعت ہو

دوسرا حوالہ۔ ۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء کی ڈائری۔

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے"

تیسرا حوالہ۔ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۷÷

ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفاۂ الی ارض دمشق سے بھی واضح ہے۔ کہ مسیح موعود کے بعد خلفاء ہونگے۔ اور ان میں سے ایک خلیفہ ارض دمشق کی طرف جائیگا"÷

چوتھا حوالہ ÷

"جیسے خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آئندہ ان کے فیض سے نبی ہونگے۔ ایسے ہی خاتم الخلفاء کے معنے ہیں۔ کہ ان کی اتباع سے خلیفے آئیں گے اور اسی جماعت سے آئیں گے"÷

پانچواں حوالہ۔ (از ضرورت الامام صفحہ ۲۰)

"خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو۔ اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہو۔ جو تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے"۔

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود اپنے بعد خلفاء کا سلسلہ ضروری سمجھتے ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفۂ اوّل کا بھی یہی مذہب تھا۔ کہ مسیح موعود کے بعد خلفاء کا سلسلہ ہے۔ ذیل کے حوالے ملاحظہ ہوں۔

پہلا حوالہ۔

"تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو پیچھے آئیگا۔ اللہ تعالےٰ جیسا چاہیگا وہ تم سے معاملہ کریگا"۔

دوسرا حوالہ۔

"پس جب تک خلیفہ نہیں ہوتا۔ یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا۔ ان پر رائے زنی نہ کرو"۔

تیسرا حوالہ۔

"میں جب مرجاؤں گا۔ تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دیگا"۔ (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رہے۔ کہ اگلے مجددوں کا قیاس مسیح موعود پر جائز نہیں۔ کیونکہ آپ نبی اللہ تھے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے۔

اور خصائص کبریٰ امام سیوطی میں ہے۔

(ما کانت النبوۃ الا تبعتہا خلافۃ)

مولوی محمد علی کا عقیدہ نمبر۷ | (منقول از میرے عقائد۔ صفحہ ۵)

صاحبزادہ صاحب کی بیعت دو پہلوؤں سے خطرناک سمجھتا ہوں۔ × × × ×

پہلی غلطی تو اس بیعت میں وہی ثابت ہوئی ہے۔ جو معمولی گدی نشینوں کی بیعت میں ہے × × × ×" پیر پرستی کی مرض × × ×

اس مرض کی ابتدائی علامت یہ ہے۔ کہ انسان اول بلحاظ ادب یا بعض مصالح کی بنا پر ایک امر منکر کے خلاف آواز اٹھانے سے ہچکچاتا ہے اور گو دل میں اس کے اس فعل کو ناپسند کرتا ہے۔ مگر اول تو زبان پر نہیں لا سکتا۔ یا زبان پر لاتا ہے۔ تو اسقدر جرأت نہیں ہوتی۔ کہ علانیہ اسکا اظہار ہو سکے۔

اس کا جواب مولوی محمد علی صاحب کی اپنی تحریر سے

یہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ جس خلیفہ کی بیعت کی طرف آپ کو بلایا جاتا ہے۔ اس کا مذہب ہے۔ کہ خلیفہ سے کسی عقیدہ جزوی میں، اختلاف جائز ہے۔ ہاں اس پیر پرستی کے مرتکب آپ ضرور رہ چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو اپنی تحریر مندرجہ پیغام ۲ - اپریل ۱۹۱۴ء ✣

(۱) "میں نے اپنے خیالات کو کبھی نہیں چھپایا۔ ہاں جہاں ایک حکم مجھے دیا گیا ہے۔ جس کا ماننا میرے ذمہ فرض تھا۔ تو اس کی بھی میں نے تعمیل کی"۔

(۲) "ہاں حضرت صاحب کے حکم کے ماتحت جن کے ہاتھ پر ہم بیعت کر چکے تھے۔ ہم نے ان خیالات کی عام اشاعت چھوڑ نہیں دی۔ اور ہمیں یہی حکم تھا"۔

اب ارشاد فرمایئے۔ کہ آپ خود اس پیر پرستی میں گرفتار رہے ہیں۔ یا نہیں۔ اور اس خطرناک مرض کے مریض ہیں یا نہیں افسوس ہے آپ کے نزدیک من اطاع امیری فقد اطاعنی اور اس قسم کی احادیث جن سے ایک امیر کی اطاعت کا وجوب نکلتا ہے۔ مثلاً علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔ (حالانکہ کئی خلفاء غیر مامور تھے) سب فضول ہیں ✣

مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ نمبر ۸

(صاحبزادہ صاحب کی) اس بیعت کی بنیاد اپنے بھائیوں کے فسق پر ہے۔ اور یہ لازم ہے کہ وہ ان کو فاسق یقین کرے۔ (منقول از میرے عقاید صفحہ ۱۲)

حضرت مسیح موعود کے ارشادات

خلیفے کے منکر کو فاسق کہنا ہماری اختراع نہیں۔ یہ تو اللہ کا حکم ہے۔ من کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔

پہلا حوالہ۔ اس کے معنے شہادت القرآن صفحہ ۴۶ میں پڑھیں۔

" ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ یعنی بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں۔ پھر جو شخص ان کا منکر رہے۔ وہ فاسقوں میں سے ہے"۔

دوسرا حوالہ۔ اور صفحہ ۷۳ میں۔ ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ × × × × × × آیت کے صاف اور سیدھے معنے یہ ہیں۔ × × × "کہ بعد خلیفوں کے پیدا ہونے کے جب وہ دفعتاً فوقتاً پیدا ہوں۔ اگر کوئی بغاوت اختیار کرے۔ اور ان کی اطاعت اور بیعت سے منہ پھیرے تو وہ فاسق ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشادات

پھر اس خصوص میں خلیفۃ المسیح کے یہ ارشادات ملاحظہ ہوں۔

" مرزا صاحب کے بعد میرا انکار ایسا ہی ہے جیسے رافضی صحابہ (خلفاء) کا کرتے ہیں"۔

اور ارشاد کرتے ہیں۔

" اللہ تعالٰے نے اپنے ہاتھ سے جس کو چاہا۔ سمجھا۔ خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بنکر اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو"۔ (بدر ۴ - ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

مولوی محمد علی صاحب کے مختلف اعتراض

(اعتراض اول) انجمن اشاعت اسلام کو چندہ دینے سے روکا ✣

جواب۔ اشاعت اسلام کی مد حضرت اقدس کی مقرر کردہ موجود ہے۔ اور برابر کام کر رہی ہے۔ خود اسی مد سے آپ اب تک تنخواہ پا رہے ہیں۔ اس کو چھوڑ کر الگ کارخانہ بنانا مسجد ضرار کے حکم میں ہے۔ کیونکہ یہ مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ صیغہ سے انکار کی بنا پر ہے۔ اور مومنین میں تفرقہ کے لئے ہے۔ ایک مرکز میں جو کام ہو رہا ہے۔ اس کو دو مرکزوں پر تقسیم کرنے ہو۔ باقی نفاق یا ارتداد۔ اس کا ثبوت حضرت خلیفۃ المسیح کے کلام و تحریر سے دیا جا چکا ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی گواہی شائع کی۔ کہ مسجد اقصٰے کے مجمع میں حضرت مولانا خلیفہ اول نے خلیفہ رجب الدین کو کہلا بھیجا۔ تم ہمارے دوست تھے۔ افسوس کہ منافقوں میں جا ملے۔ پھر خلافت احمدیہ میں حضور نے "نفاق کا بھانڈا پھوڑا"۔ یہ فقرہ خود اپنے قلم سے لکھا۔ اور یہ بھی دکھایا جا چکا ہے۔ اب آپکے وہ عقائد نہیں۔ جو چار پانچ ماہ قبل ازیں تھے۔ مثلاً پیغام نمبر ۴۴ میں یہ لکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود اس زمانے کے نبی اور رسول ہیں۔ پھر نمبر ۹۱ کے پیغام میں لکھا۔ کہ حضرت صاحب ہرگز ہرگز نبی نہ تھے

دوسرا اعتراض

خواجہ صاحب کو چندہ دینے سے روکا۔

جواب ۱۔ پیغام کی وہ فہرست دیکھو۔ جس میں بلا دغربیہ ٹرسٹ فنڈ کا چندہ ہے۔ اس میں تین چوتھائی چندہ ان لوگوں کا ہے۔ جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے مرید ہیں۔ بلکہ خواجہ صاحب کو کئی ہزار روپیہ دیکر بھیجنے والا بھی حضرت صاحبزادہ کا مرید ثابت ہو گیا۔ تو آپ کو شرمندہ ہونا پڑے گا ✣

دوم۔ خواجہ صاحب کا کام اشاعت اسلام کی مد کے ماتحت ہے۔ اور آپ نے قادیان کی اس مد میں چندہ دینے سے منع کر دیا۔

ہم تو اب بھی خواجہ صاحب کو مدد دیتے ہیں۔ مگر اس امداد کے لئے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ ثانی کی جانشین انجمن کی ہدایات کے ماتحت چلنا ضروری ہے ✣

تیسرا اعتراض

حضرت مسیح موعود کی کھلی تحریر کی کہ میرے بعد ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا۔ خلاف ورزی کی گئی۔

جواب۔ ایمان سے کہئے کہ خلاف ورزی کس نے کی۔

ہم نے کی یا آپنے۔ انجمن کا اجتہاد ہے نہ اب سے بلکہ چھ سال قبل سے کہ قوم پر ایک خلیفہ ہو اور تمام پرانے اور نئے ممبر اس کی بیعت کریں جیسا کہ اعلان مندرجہ بدر ۱۹۰۸ء سے ظاہر ہے۔ آپ فرمائیے آپنے اس اجتہاد کی کہاں تک اطاعت کی۔ پھر اس انجمن کے جو قدر اجتہاد ہیں۔ انکی آپ کھلی کھلی خلاف ورزی کر رہے ہیں حالانکہ ملازم بھی اسی کے ہیں۔

اعتراض چہارم۔ قادیان چندہ نہ بھیجو یہ قوم کی آواز تھی

جواب۔ وہ کونسی قوم۔ وہ قوم کس کونے میں رہتی ہے۔ کیا وہی قوم جس نے آپ کو امیر بنایا۔ اور جس کی تعداد ۵۹ سے بھی زیادہ نہیں ہو سکی تھی۔ پھر آپ ان جلسوں کی تاریخ انعقاد اور ریزولیوشنوں کے حوالوں سے اطلاع دیں۔ جن کی بناء پر یہ حکم پیغام میں چھپا تھا۔

اعتراض پنجم۔ آپ وصیت کنندوں کو فاسق کہتے ہوئے محض ان کے روپے لینے کے لئے انہیں مقبرہ بہشتی میں دفن کرنیکا وعدہ کرتے ہیں ؎

جواب۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اول تو تمام وصیت کنندے فاسق نہیں ہیں۔ دوم بہشت یا مقبرہ بہشتی میں پہنچانا اللہ کا کام ہے۔ بہشت اور دوزخ میں پہنچانا ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ فاسق یا کافر تو شریعت کی زبان ہے خاتمہ بالخیر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم کون ہیں کسی کو رد کرنیوالے۔ ہو سکتا ہے۔ ایک شخص اب فاسق یعنی منکر خلیفہ ہے۔ مگر مرنے سے پہلے خلیفہ کو مان لے۔ جیسا کہ بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ پس ہم وصیتیں کیوں منسوخ کریں۔ البتہ جو اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے وصیت واپس لے۔ وہ بدقسمت ہو۔

ہاں چندہ یونیورسٹی کا آپنے ذکر کیا ہے کہ میاں صاحب اور ان کے رفقاء اس امر کے خلاف تھے۔ بہتر تھا کہ آپ اس کا ذکر نہ کرتے۔ کیونکہ واقعات نے بتا دیا ہے کہ صاحبزادہ صاحب اور مولانا محمد احسن کی رائے اس معاملہ میں نہایت صائب تھی۔ والسلام

جنازہ غائب۔ میاں رحمت اللہ صاحب کا لڑکا عمر ۱۲ سال اللہ کو پیارا ہو گیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعوت الی الخیر

ملک شام میں تبلیغ

(سید ولی شاہ صاحب کا تازہ خط)

سید ولی اللہ شاہ صاحب ملک شام میں تبلیغ اسلام بہت جوش اور اخلاص سے کر رہے ہیں۔ پہلے ایک خاندان انکے ذریعہ سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہو چکا ہے۔ اب ایک اور صاحب کا خط (جن کو شاہ صاحب تبلیغ سلسلہ حقہ احمدیہ کرتے رہے ہیں) آیا ہے جس نے حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی کی خدمت میں بیعت کے لئے عرض کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ شاہ صاحب کا معین و مددگار ہو اور انکو جزائے خیر دے ذیل میں پہلے ان صاحب کے خط کا خلاصہ اُردو میں دیا جاتا ہے (یہ خط نہایت فصیح بلیغ عربی میں بہت سے اشعار شوقیہ کے ساتھ مرتبع ہے) اور پھر بعد میں شاہ صاحب کا خط درج کیا جاویگا ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؎ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سیدی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ مجھے جناب کے مرید اخی المکرم زین العابدین سید ولی شاہ صاحب سے واقفیت حاصل ہوئی اور اس واقفیت کا نتیجہ یہ نکلا کہ مجھے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس جناب سے تعلق نیاز فدائی حاصل کرنیکا موقعہ ملا۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

میں خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو آپ کے مقصد تبلیغ میں کامیاب کرے اور یہاں کے قسی القلب لوگوں کے دلوں کو نرم کرے۔ اور تبلیغ کا کام بوجہ احسن سرانجام ہو اور جو کام آپنے شروع کیا ہے یہی انسانی زندگی کا مدعا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ لان یھدی اللہ بک رجلاً واحداً خیرلک من حمر النعم اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت دیدے تو وہ تیرے لئے سُرخ اونٹوں سے بھی بہت بہتر ہے (سُرخ اونٹ تمام اونٹوں سے۔ اعلیٰ ہوتے ہیں) اور یہ

ایک ایسی تجارت ہے کہ اس میں خسارہ نہیں ہے۔ اور دین حق کے پھیلانے میں جو کوششیں مسیح موعود و مہدی معہود اور آپکے اعوان و انصار نے کی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کو حضور قبول ہیں۔ اور آپنے (سید ولی اللہ شاہ صاحب نے) جو مختصر سا حال حضرت امام الزمان کا بیان کیا ہے اس کی وجہ سے جو محبت مجھے اس مقدس انسان سے (حضرت مسیح موعود سے) ہو گئی ہے وہ احاطۂ بیان سے باہر ہے ؎

اور میرا قدیم سے یہ طریق رہا ہے کہ میں ایسے وسائل سوچتا رہتا ہوں۔ جن سے مسلمان دین و دنیا میں ترقی کریں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے مطابق زندگی بسر کریں۔

لیکن میں حیران تھا کیونکہ اس زمانہ کے عالم دین کی ضروریات سے غافل۔ اور عوام الناس جاہل۔ پھر کس طرح دین کی طرف توجہ پیدا ہو۔ میں اللہ تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں۔ اور اس کی حمد کرتا ہوں کہ میری کوشش رائگاں نہیں گئی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخی المکرم سید ولی اللہ صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ اور میری ایسی حالت کے بعد کہ میں مسلمانوں کے متعلق مایوس ہو چکا تھا۔ آپ سے ہر پہلو پر بحث کر کے تشفی ہو گئی۔ اس لئے میں اپنے آپ کو حضور کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ جناب مجھے اپنے سلسلہ میں داخل فرمالیں اور طریقہ احمدیہ کو دنیا میں پھیلانے میں شریک کر لیں۔ آپ کی بہت مہربانی ہو گی ؎

اُمید ہے کہ جناب مجھے جواب باصواب سے محروم نہ رکھیں گے اور اس طریق میں جو جو آیات ضروری ہیں۔ مجھے تحریر فرماوینگے تاکہ میں ان برکات سے بہرہ ور ہو جاؤں۔ والسلام

العبد العاجز۔ سید محمد علی بک بن سید عبد القادر

اگلے اخبار میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ سید ولی شاہ صاحب کا خط درج کرینگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی نے ۲۰ اگست ۱۹۲۰ کو دیا۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰی ۙ وَ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (سپارہ اول رکوع ۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہود کو مخاطب کر کے فرمایا ہو کہ تم نے قتل کیا ایک نفس کو۔ اور اپنی طرف سے بڑی احتیاط کی کہ اس کا پتہ نہ لگ سکے اور قاتل کا پتہ نہ چلے۔ بہت خفیہ در خفیہ تدابیر کے ماتحت اُسے چھپانا چاہا۔ مگر پھر جس چیز کو خدا اظہار کرنا چاہے اُسے کون چھپا سکتا ہے۔ کیسی باریک در باریک خفیہ در خفیہ کارروائی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب یہ فیصلہ ہو جاوے کہ اس کو ظاہر کر دیا جاوے تو کون ہے جو اسے پوشیدہ رکھ سکے۔

فرمایا۔ تم نے کوشش کی کہ اس کو چھپاؤ مگر ہم نے اس کو ظاہر کر دیا۔ اور صرف ظاہر ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس قاتل کو سزا بھی دلوا دی۔ ہم نے حکم دیا کہ اس قاتل کو قتل کر دیا جاوے۔ اور یہ قاتل کو قتل کرنے کی سزا ہے وہ نہیں بلکہ دنیا کی زندگی اس سے وابستہ ہے۔

جو شخص کسی کو بلا وجہ اور بلا کسی قصور کے قتل کر دے اس کو اس سے یہ دلیری ہو جاتی ہے کہ اوروں کو بھی قتل کر دے۔ تعداد کا معاملہ الگ ہے اس کی جرأت اور اس کے دل کی حالت یہ چاہتی ہے کہ وہ ہزاروں کو بھی قتل کر سکے۔ تو جو شخص ایک دفعہ ایسی جرأت کرے۔ دنیا کی زندگیاں اس کی طرف سے غیر مامون اور غیر محفوظ ہو جاتی ہیں اس سے بچانے کے لئے یہ تدبیر بتلائی کہ ایسے آدمی کو قتل کر دیا جاوے۔ اسلئے قرآن کریم ایک جگہ فرماتا ہے وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ۔ فرمایا ہے۔ تو بچھلے باقی ماندہ آدمیوں کی زندگیاں بچانے اور مقتول کا قصاص یعنی اس کی جان کا بدلہ لینے کے لئے بھی یہ مناسب ہے کہ اس کو قتل کر دیا جاوے۔ تو فرمایا۔ ہم نے تمہاری شرارت کو ظاہر کر کے مقتول کا بدلہ لیا۔ یہ ہم نے لغو نہیں کیا بلکہ لوگوں کو زندہ کرنے اور انکی جانیں بچانے کے لئے ہم نے ایسا کیا۔

مجرم اپنے جرم کو چھپانے کی بڑی کوشش کرتا ہے چوروں کو دیکھو وہ اسلئے کہ ہمیں چوری کرتے وقت کوئی دیکھ نہ لے بڑی بڑی کوششیں کرتے ہیں اور اسلئے کہ کسی کو پتہ نہ لگ سکے وہ دن کیوقت چوری نہیں کرتے۔ کیونکہ دن کیوقت آدمی دیکھ لیتے ہیں۔ اسلئے انہوں نے رات کا وقت چوری کے لئے رکھا ہے۔ پھر وہ اتنی احتیاط کرتے ہیں کہ دنوں کو دیکھ لیتے ہیں کہ کون سے ہیں۔ مثلاً یہ کہ گھر کا مالک گھر میں نہ ہو اور یا پکڑنے والا مرد کوئی گھر پر نہ ہو پھر وہ راتیں مخصوص کر لیتے ہیں کہ کونسی ہوں۔ پھر وہ ایسی آہستہ چلتے ہیں کہ ذرا سی بھی آہٹ نہ ہو۔ باوجود اتنی احتیاطوں کے پھر بھی گورنمنٹ کے قید خانوں کو جا کر دیکھ لو کہ بھرے پڑے ہیں ہزاروں چور پکڑے جاتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ کتنی کوششیں اپنے جرم کو پوشیدہ رکھنے کی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم شریر کی شرارت اور مجرم کے جرم کو آخر کار ظاہر کر ہی دیتے ہیں۔

سب سے بڑی تسلی جو مجرم اپنے دل میں رکھتا ہے اور جو اس کو اس جرم پر دلیر کرتی ہے وہ یہ ہے کہ میں نے بڑی احتیاط کر لی ہے میرا جرم ظاہر نہیں ہوگا اور نہ میری لوگوں میں فضیحت ہوگی اور میرے فعل کا کسی کو علم نہیں ہوگا۔

چور چوریاں کرتے ہیں پھر وہ اپنی طرف سے اسکے نشان اس طرح مٹاتے ہیں کہ کسی کو بالکل علم نہ ہو سکے۔ مویشی چرا لئے اور دریا میں آٹھ آٹھ دس دس میل گذر گئے تاکہ کھوج نشان نہ مل سکے مگر اللہ تعالیٰ نے بھی ایسے ایسے علوم پیدا کر دیئے ہیں کہ ان کے ذریعہ خواہ چور بیس تیس میل ہی کے اندر سے گزر جائے تاہم اس کا پتہ لگ جاتا ہے۔

یہ ہم کو نصیحت کی ہے۔ مجرم کو جرم پر دلیر کرنے کیلئے یہ کافی ہے کہ اسے اُمید ہوتی ہے کہ میرا پتہ نہیں لگ سکیگا اور یہی امید اس کو جرم پر دلیر کرتی ہے فرمایا خوب یاد رکھو۔ کہ کوئی جرم کبھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ چور رات کے وقت چوری کو جاتا ہے۔ کیوں؟ دن کو اس کے دل میں آدمیوں کا ڈر ہوتا ہے کہ کوئی دیکھ نہ لے پھر وہ اپنے دل کو بڑی بڑی تسلیاں دیتا ہے اور ڈر دور کرتا ہے اور وہ چوری کو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خوب یاد رکھو ہم ایسی باتوں کو آخر کار ظاہر کر ہی دیا کرتے ہیں گورنمنٹ کے قید خانے اس بات کا ثبوت ہیں کہ مجرم کا جرم چھپا نہیں رہ سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجرم کا جرم ظاہر کرنے کے لئے بڑے بڑے سامان کئے ہیں۔ لوگ بڑی بڑی ظلم کرتے لوگوں کے حقوق کو تلف کرتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں کہ کسی کو پتہ نہیں لگیگا تو یاد رکھو کہ کوئی مجرم جو اپنے جرم پر اصرار کرنیوالا ہو ایسا نہیں ملیگا کہ آخر کار اس کا جرم ظاہر نہ ہو گیا ہو اور اس کا راز پوشیدہ رہا ہو اور یا وہ تا دم مرگ باعزت رہا ہو۔

یہ نصیحت کی ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ کسی کو معلوم نہ ہوگا خدا تعالیٰ تمام راز ظاہر کر دیتا ہے کوئی زانی ہو شرابی ہو۔ چور ہو۔ ڈاکو ہو۔ فریبی۔ دغاباز ہو اللہ تعالیٰ تمام کے رازوں کو ظاہر کر دیتا ہے لوگ بہتیرا چھپاتے ہیں لیکن آخر کار راز کھل جاتا ہے۔

فرمایا۔ تم یہ سمجھ کر کہ کسی کو علم نہ ہوگا کسی جرم پر جرأت مت کرو۔ انسان اگر یہ یقین کر لے اور اسکے یقین کرنے کیلئے یہ عمدہ طریق ہے کہ وہ یہ سمجھ لے کہ وہ اگر جرم کرتا ہے اور ایک مدت تک اگرچہ نیک مشہور بھی رہے۔ اور اس کی شرارت پر پردہ پڑا ہے۔ تو وہ آخر کار ظاہر ہو ہی جاویگا۔ جب انسان کو اس بات کا یقین ہو جاوے تو اس کے دل میں خدا کا ڈر پیدا ہو جاویگا اور وہ گناہوں سے بچ جاویگا خدا پر اسے یقین ہو جائیگا اور اگر خدا پر یقین نہ ہو تو کم از کم آدمیوں کا اس کے دل میں ڈر پیدا ہو جائیگا اور وہ اس شر سے محفوظ رہیگا خدا پر انسان یقین کر لے تو بیان سکتا ہے کہ یہ بات کیسی پر حکمت ہے۔ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ

اب اس آیت کے ماتحت دیکھ لو کہ ہر ایک ملک میں جو جو ایجادیں ہوتی ہیں جہاں اور ایجادیں بڑھیں وہاں جرموں کے متعلق بھی بڑی بڑی ایجادیں ہوئی ہیں ایسے ایسے ہتھیار تیار ہوئے کہ لوہے کے دروازوں کو جس طرح پنیر کاٹا جاتا ہے کاٹ کر بلا کھٹکے کے انہیں سے گذر جاتے ہیں مگر اس کے مقابلہ میں ان مجرموں کا پتہ لگانے کے لئے بھی بڑی بڑی عجیب ایجادیں ہوئی ہیں ایک آلہ ایسا ایجاد ہوا ہے کہ آدمی اس کا ایک سرا اپنے گھر میں رکھ دیتا اور اس آلہ کا دوسرا سرا پولیس سٹیشن میں ہوتا ہے چور آتا ہے چور بھی بڑی احتیاط کرتا ہے لیکن اس کی ہر ایک حرکت کا پتہ پولیس والوں کو لگتا رہتا ہے اور اس کی ایک تصویر بھی اُتر جاتی ہے یا بعض آدمی اس کا ایک سرا اپنے گھر اور ایک اپنے دفتر میں رکھ لیتے ہیں چور آیا بس فوراً پتہ لگ گیا کہ فلاں کوٹھڑی میں چور ہے اور اس کا فوٹو بھی ساتھ ہی اتر آتا ہے اور اس کا پتہ لگ جاتا ہے۔ امراء کو اس سے بہت فائدہ پہنچا ہے اور وہ بہت کچھ ایسی وارداتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

شرارتیوں نے اپنی شرارتوں کی ایجادیں کیں اور اللہ تعالیٰ نے انکی خیانتوں کو ظاہر کرنے کے لئے سامان پیدا کر دئے۔ میں تو اس کو بھی ایک پیشگوئی ہی سمجھتا ہوں اگرچہ چوروں نے ایسی ایجادیں کیں کہ ان سے ... انکا جرم پوشیدہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے بھی انکے جرم کو ظاہر کرنے کے لئے سامان کر دیئے ہیں۔ یہ بڑی عبرت اور نصیحت کا مقام ہے۔ مجرم کو اپنے جرم پر دلیر کرنیوالی چیز۔ اور انکے لئے یہ بڑی تسلی ہوتی ہے کہ ہم اس جرم کو چھپا لینگے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے بھی کیسے کیسے سامان پیدا کر دئیے ہیں کہ مجرم کا جرم کسی حالت میں مخفی نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم مخفی در مخفی اور ظاہر حالات میں بھی اسکے فرمانبردار اور مطیع ہوں اور اس کے احکام کو ماننے والے ہوں۔ آمین ثم آمین